



## سوال

(1) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ دنیا کے جس خطے میں بھی درود پڑھا جائے تو وہ آواز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ جاتی ہے اور آپ اسے سنتے ہیں اور اس کے لئے امام ابن قیم کی ("جلاء الافہام" ص: 96) سے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت پیش کرتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

"لیس من عبد یسلی علی الایمنی صلاتہ حیث کان"

کیا یہ روایت صحیح ہے؟ بالتفصیل وضاحت فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔ (محمد عثمان۔ لاہور)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر درود پڑھنا ہر مسلم پر لازم ہے اور درود نہ پڑھنے والا بخیل ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝۶ ... سورة الاحزاب

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر صلاۃ بھیجتے ہیں۔ اسے ایمان والو! تم بھی اس نبی پر صلاۃ و سلام بھیجتے رہو۔"

معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر صلاۃ و سلام پڑھنا چاہئے اور احادیث صحیحہ میں آپ پر صلاۃ بھیجنے کے بہت سارے فضائل وارد ہوئے ہیں لیکن یہ بات کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں کہ دنیا میں جہاں بھی درود پڑھا جا رہا ہو اس کی آواز آپ سنتے ہیں یا وہ آواز آپ تک پہنچ جاتی ہے۔

امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے صلاۃ و سلام پر جو کتاب بنام "جلاء الافہام" تحریر کی ہے اس میں ایک روایت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ درج ہے:

"قال الطبرانی حدثنا يحيى بن الوليد الطائفي حدثنا سعيد بن ابى مریم عن خالد بن يزيد عن سید بن ابی بلال عن ابی الدرداء قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و الصلوة علی یوم الجمعة فانه یوم مشهود تشهده الملائکة لیس من عبد یسلی علی الایمنی صوتہ حیث کان قنابا وید و فک قال وید و فاتی ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الایماء"

"ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جمعہ والے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو یہ ایسا دن ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔"



جو بھی آدمی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ ہم نے کہا آپ کی وفات کے بعد بھی؟ تو آپ نے فرمایا میری وفات کے بعد بھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔"

یہ روایت سند کے لحاظ سے ضعیف ہے۔ حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"ان سادہ الیصح"

(القول البدیع فی الصلاة علی الجیب الشفع، ص: 159)

بلاشبہ اس کی سند صحیح نہیں۔ اس کی سند صحیح نہ ہونے کی دو علتیں ہیں۔

(1) سعید بن ابی مریم اور خالد بن یزید کے درمیان انقطاع ہے یعنی سعید نے یہ روایت خالد سے نہیں سنی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خالد بن یزید 139ھ میں فوت ہوئے۔ (تہذیب 2/178)

سعید بن ابی مریم کی ولادت 144ھ میں ہوئی۔ (تہذیب التہذیب 2/296)

یعنی سعید خالد کی وفات کے پانچ سال بعد پیدا ہوا۔ لہذا جو راوی اوپر والے راوی کے پانچ سال بعد پیدا ہوا اس کا سماع کس طرح ہو سکتا ہے اور اس کی روایت کیسے درست اور صحیح ہو سکتی ہے؟

(2) دوسری علت یہ ہے کہ سعید بن ابی ہلال اور ابودرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان بھی انقطاع ہے سعید بن ابی ہلال مصر میں 70ھ میں پیدا ہوئے۔ (تہذیب التہذیب 2/342)

جب کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں فوت ہو چکے تھے۔ (تقریب ص: 52)

اور عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات کے تقریباً 35 سال بعد سعید بن ابی ہلال مصر میں پیدا ہوا۔

امام صلاح الدین العلامی رحمۃ اللہ علیہ نے (جامع التخصیص: ص 224) میں لکھا ہے کہ سعید کی روایت جابر رضی اللہ عنہ سے مرسل ہے اور جابر رضی اللہ عنہ مدینہ میں 70ھ کے بعد فوت ہوئے۔ (تقریب ص: 52)

جب اس کی روایت جابر رضی اللہ عنہ سے مرسل ہے تو جابر رضی اللہ عنہ سے پہلے فوت ہونے والے صحابی ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس کی روایت کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔ لہذا یہ روایت ضعیف ہے اور قابل حجت نہیں۔

علاوہ ازیں امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے (القول البدیع ص: 185) میں طبرانی کبیر سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"واخرجه الطبرانی فی الکبیر لم یضغوا کثراً و الصلوۃ یوم الجمعة معانہ یوم مشہود و شہدہ الملائکہ یلیس من عبد یصلی علی الا لم یعتنی صلاتہ حیث کان"

اور امام طبرانی نے "معجم الکبیر" میں یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ نکالی ہے:

"جمعہ والے دن کثرت سے صلاۃ بھیجو یہ ایسا دن ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ نہیں ہے کوئی بندہ جو مجھ پر صلاۃ بھیجتا ہے مگر مجھے اس کی صلاۃ پہنچ جاتی ہے وہ جہاں کہیں

